السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بریلوی عقیدہ رکھنے والے حنفی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ؟ ایک امام دیوبندی عقیدہ رکھتا ہے لیکن قومہ اور جلسہ میں دعا نہیں پڑھتا اور اس کے پیچھے اہل حدیث مقتدی اس کی کچھ عجلت کی وجہ سے قومہ اور جلسہ کی دعائیں نہیں پڑھ سکتے کیا ایسے امام کے پیچھے نمازہ وجائے گی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بریلوی حنفی کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ ان کے بعض عقائد واعمال شرکیہ اور کفریہ ہیں (مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کا یہ عقیدہ کہ آپ کو غیب کا کلی علم تھا اور آپ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں۔ اور اولیاء اللہ کائنات میں تصرف کی قوت رکھتے ہیں اور تصرف کرتے ہیں اور اہل قبور کو حاجب روا سمجھ کر ان سے استداد واستغانت اور قبروں اور پیروں کو سجدہ وغیرہ ذلک من القائد الکفریة) اور شرک وکفر کرنے والے کے پیچھے قطعاً نماز جائز نہیں ہے۔ فانہ لافرق بین الکفرة من الیھود والنصاریٰ والھنادک وبین ھولاء القبوریین۔ اگر یہ دیوبندی امام رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور سجدہ کے لیے سر جھکانے سے پہلے کچھ توقف کر کے سجدہ میں جاتا ہے اور پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا بیٹھ جاتا ہے اور قدرے توقف کر کے دوسرے سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے پیچھے اہل حدیث کی نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ یہ امام بجز تحمید کے قومہ اور جلسہ میں السجدتین کی دعا نہ پڑھے۔ اور نہ اس کی اس قدر عجلت کی وجہ سے اہل حدیث مقتدی کو پڑھنے کا موقع ملے۔ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا اور سجدہ کے لیے جھکنے سے پہلے اطمینان اور قدرے توقف کرنا اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا اور اطمینان اور کچھ توقف کرنا فرض ہے بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہو سکتی اور ان دونوں مقاموں میں دعا وذکر ضروری نہیں بلکہ سنت ہے لیکن تعجب ہے ان لوگوں پر جو اپنے تئیں اہل سنت والجماعت کہلوانے کے باوجود ان صحیح حدیثوں پر عمل نہیں کرتے جن میں قومہ اور جلسہ میں بین السجدتین کا رکوع وسجدہ کے قریب ہونا اور ان دونوں مقاموں میں دعا وذکر مخصوص مروی اور مذکور ہے۔ (بخاری ومسلم عن انس وبراء بن عازب۔ ترمذی ابو داؤد۔ ابن ماجہ عن ابن عباس۔ احمد عن ابی ہریرة۔ ترمذی ابو داؤد نسائی عن رفاعة الزرقی۔ بخاری ومسلم عن ابی ہریرة مسلم نسائی عن ابن عباس مسلم ترمذی ابو داؤد نسائی ابن حبان دار قطنی عن علی) ان حدیثوں کی دعاؤں کو بلا دلیل نفل نماز کے ساتھ مخصوص کر کے فرائض میں قصداً دیدہ ودانستہ اس سنت ثابتہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لکنہ لیس باول قارورة کسرت فلا عجب فانہ قد سول لھم قرینھم رد السنن الصحیحة الثابتة حتی صار ذلک عادتھم فلا یبالون بما یفعلون باحادیث رسول اللہ ﷺ

اور اگر یہ دیوبندی امام قومہ میں سیدھا کھڑا ہوئے اور کچھ توقف کیے ہوئے بغیر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور پہلے سجدہ کے بعد سیدھا بیٹھنے اور قدرے توقف کرنے کے بغیر دوسرے سجدہ میں چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

(محدث دہلی جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۸)

فتاویٰ علمائے حدیث

كتاب الصلاة جلد 1 ص 240-241

محدث فتویٰ